امتحان کی تیاری کیسے کریں؟

پیشکش: مجلس جامعۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ

امتحانات کی تیاری کے سلسلے میں طلباء کی راہنمائی کرنے والی تحریر

امتحان کی تیاری کیسے کریں؟

پیش کش

مجلس جامعۃ المدینہ

مرتب

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام رسالہ : امتحان کی تیاری کیسے کریں؟

مرتب : شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

پیشکش : مجلس جامعۃ المدینہ

سن طباعت : ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدرآباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلٰیحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل! منفرد موضوع پر لکھا گیا رسالہ **''امتحان کی تیاری کیسے کریں؟''** اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلباء اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلباء (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ اِن طلباء تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل''** کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔

یہ رسالہ **دعوتِ اسلامی** کے جامعات کے انتظامی و تعلیمی امور کو چلانے والی **مجلس جامعة المدینہ** کی طرف سے طلباء اسلامی بھائیوں کی تعلیم میں مزید بہتری کے جذبہ کے تحت پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اسے مرتب کرنے کی سعادت **مجلس المدینة العلمیہ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** کو حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (المدینة العلمیة)

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علمِ دین کا حصول یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔علم کے حصول کی کوشش کرنے والے کے لئے احادیث مبارکہ میں کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ......

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرتِ ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ،''جوعلم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہوکر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج ۱ص ۱۴۵، رقم الحدیث:۲۲۳،مطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت)

طبرانی شریف میں امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے

ہیں''۔(طبرانی اوسط، باب المیم، ج۴ص۲۰۴،رقم:۵۷۲۲،مطبوعۃ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علمِ دین کے حصول کے لئے بنیادی طور پر دو ذریعے ہیں،......

﴿۱﴾رسمی...... ﴿۲﴾غیر رسمی......

﴿۱﴾ رسمی:

کسی دارالعلوم یا جامعہ کے شعبۂ درسِ نظامی میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا۔

﴿۲﴾ غیر رسمی:

اس کی درج ذیل صورتیں ہیں،......

(۱)علمائے کرام (مثلاً بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی) کی صحبت اختیار کرنا......

(۲)دینی کتب بشمول رسائلِ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کا مطالعہ کرنا......

(۳)علمائے کرام مثلاً امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے بیانات اور مدنی مذاکروں کی کیسٹیں سننا......

(۴) راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے ان شاء اللہ عزوجل اسی قدر

ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ چونکہ یہ کتاب درسِ نظامی کے امتحانات کی تیاری کے موضوع پر لکھی گئی ہے لہذا آنے والی سطور میں اسی شعبہ سے متعلق گفتگو کی جائے گی۔

الحمدللہ عزوجل ! اہل سنت و جماعت کے کثیر جامعات اور دار العلوم پاکستان بھر میں علمِ دین کے فروغ میں شب و روز مصروف عمل ہیں جن میں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے والے جامعات بنام''**جامعۃ المدینہ**'' بھی شامل ہیں جن میں ہزاروں طلباء اس مدنی مقصد کے پیشِ نظر تحصیلِ علم دین میں مشغول ہیں کہ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاءاللہ عزوجل**''

شعبہ درسِ نظامی میں عموماً آٹھ سالہ نصابِ تعلیم کے تحت پڑھایا جاتا ہے اور ہر سال کے اختتام پر سالانہ امتحانات کا سلسلہ ہوتا ہے جبکہ سہ ماہی اور ششماہی امتحانات اس کے علاوہ ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جیسے جیسے امتحانات کے دن قریب آتے ہیں طلباء کی اکثریت لاشعوری طور پر امتحانات کے خوف کی وجہ سے بے چینی اور اضطراب کا شکار ہوتی چلی جاتی ہے اور ان کے دل ودماغ میں ایک ہی سوال گردش کر رہا ہوتا ہے کہ''**ہم امتحان کی تیاری کیسے کریں؟**''

یہ تحریر اُن کے اِسی سوال کا جواب مہیا کرے گی اور ان کی بے چینی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوگی، ان شاءاللہ عزوجل۔ تمام طلباء اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجاء ہے کہ اس رسالے کا بغور مطالعہ کریں اور اس میں کی گئی گزارشات پر عمل کر کے امتحانات میں اپنی کامیابی کو بفضلہٖ تعالیٰ یقینی بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امتحانات کی اہمیت وفوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی بھی نوعیت کا (مثلاً ششماہی یا سالانہ) امتحان (Examination) ہو ہمیں اس سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(1) سال بھر پڑھے جانے والے اسباق کی دہرائی (Revision) کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر امتحانات کی ترکیب نہ ہوتو غالباً ہم ان اسباق کو دہرانے میں سستی کا شکار ہو جائیں۔

(2) دہرائی کی وجہ سے پڑھے جانے والے اسباق ذہن میں مستحضر ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے سال بھر کی محنت رائیگاں ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔

(3) مختلف فنون میں اپنی خامیوں اور کمزوریوں (Weak Points) کا علم ہوتا ہے اور ان پر ابتداء ہی میں قابو پانے کا موقع ملتا ہے۔ بصورتِ دیگر یہ خامیاں فارغ التحصیل ہونے تک ''ہمارے دامن سے وابستہ'' رہتے ہوئے اتنی پختہ ہو جائیں گی کہ باوجود کوشش کے ان سے جان چھڑانا بے حد مشکل ہو جائے گا۔

(4) امتحان دینے سے مافی الضمیر اچھے انداز سے بیان کرنے کی مشق ہوتی ہے اور تدریسی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آتی ہیں جس کی برکت سے ہمیں تدریس کے مرحلے میں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

(5) امتحان دینے کی برکت سے تحریری صلاحیتیں (Writing skills) اجاگر

ہوتی ہیں اور باصلاحیت مصنف (Writers) سامنے آتے ہیں۔

(6) امتحان کی تیاری کے دوران ہمیں وقت کی اہمیت (Importance) کا شدت سے احساس ہوتا ہے اور ہم امتحان کے بعد بھی وقت کے ضیاع سے بچنے کی بھر پور کوشش کرتے ہیں۔

امتحان کی تیاری کیسے کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

امتحانات کی بہترین انداز میں تیاری کے لئے ہمیں ان امور کا بطورِ خاص خیال رکھنا چاہیے،......

(۱) امتحان کی تاریخ اور امتحانی کورس کے بارے میں حتمی معلومات:

سب سے پہلے امتحانات کی تاریخ اور ان میں شامل مضامین کے امتحانی نصاب (Course) کے بارے میں مستند ذرائع مثلاً ادارے کے ناظم صاحب (Principal) یا متعلقہ مضمون کے استاذ صاحب (Teacher) سے معلومات حاصل کریں اور انہیں اپنے پاس لکھ لیں۔

(۲) اسباق کے بارے میں محاسبہ:

ہر ایک مضمون کے بارے میں اپنا محاسبہ (Computation) کریں کہ امتحان میں شامل اسباق میں سے کون سے اسباق آپ کو نہیں آتے یا پھر کمزور ہیں۔ پھر ان اسباق کی فہرست بھی بنالیں اور سب سے پہلے انہی اسباق کو کسی استاذِ محترم یا درجہ (Class) کے طالب علم اسلامی بھائی سے مختصر وقت میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایسے

وقت میں پریشانی (Tension) سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ جب استاذ صاحب درجہ (کلاس) میں کوئی سبق پڑھا رہے ہوں تو مکمل توجہ کے ساتھ اس سبق کو سمجھنے کی کوشش کریں، پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو دائرہ ادب میں رہتے ہوئے متعلقہ استاذ صاحب سے دوبارہ پوچھ لیں اور پڑھے جانے والے سبق کو روزانہ دہرانے کی بھی ترکیب بنائیں۔ ایسا کرنے کی صورت میں ہمارے کمزور اسباق کی فہرست بہت مختصر ہوگی۔ ایسا کرنے کے باوجود کسی مجبوری کی بنا پر کمزور رہ جانے والے اسباق بہت زیادہ ہوں تو مایوسی کا شکار نہ ہوں بلکہ رب عزوجل پر توکل کرتے ہوئے امتحانات کی تیاری کا آغاز فرما دیں کہ مشہور عربی مقولہ ہے، ''من جھد و جد یعنی جس نے کوشش کی اس نے (کامیابی کو) پالیا۔''

(۳) تمام اسباق کی دہرائی:

جب آپ مذکورہ بالا اسباق کو مضبوط کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو ان سمیت ہر مضمون کے تمام اسباق کی دہرائی شروع کردیں۔

اسباق کی دھرائی کا طریقه

(1) دہرائی کا ہدف طے کر کے جدول بنالیں:

سب سے پہلے اپنا ایک ہدف (Target) طے کریں کہ میں فلاں مضمون کے اتنے اسباق روزانہ دہرایا کروں گا۔ اس ہدف کو طے کرتے وقت امتحان کی تیاری کے لئے ملنے والے عرصے کو ضرور مدِ نظر رکھیں اور ہدف ایسا نہ ہو جس تک پہنچنا آپ کے لئے بے حد دشوار ہوجائے اور یہ سلسلہ کاغذی کاروائی سے آگے

نہ بڑھ سکے ۔ ہدف طے کرنے کے بعد اسے اپنے پاس جدول (Time Table) کی صورت میں لکھ لیں۔

(2) سبق یاد کرنے کا طریقہ:

طلباء اسلامی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد اس وجہ سے پریشان دکھائی دیتی ہے کہ ہمیں سبق یاد نہیں ہوتا.. یا..بہت دیر میں یاد ہوتا ہے.. یا..ہم نہایت محنت سے سبق یاد کرتے ہیں لیکن جلد ہی بھول جاتا ہے،......

ایسے طلباء اسلامی بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ مذکورہ بالا شکایات کی دو بڑی وجوہات ہوسکتی ہیں،......

﴿۱﴾ حافظہ کی کمزوری یا ﴿۲﴾ سبق یاد کرنے کا طریقہ درست نہ ہونا

﴿۱﴾ حافظہ کی کمزوری:

بلاشبہ اسباق کو یاد کرنے میں حافظہ (Memory) بنیادی اہمیت رکھتا ہے بلکہ اس کی کمزوری کو علم کے لئے آفت قرار دیا گیا ہے چنانچہ مشہور ہے ''افۃ العلم النسیان یعنی بھول جانا علم کے لئے آفت ہے۔'' لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی قوتِ حافظہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں درجِ ذیل امور پیشِ نظر رکھنا بے حد مفید ثابت ہوگا ان شاء اللہ عزوجل۔

حافظہ کی کمزوری کا علاج:

(ا) اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ یہ دعا اس طرح بھی کی جاسکتی ہے،''(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر رب عزوجل کی حمد بیان کرنے اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کے بعد یوں عرض کریں) اے میرے

مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرما دے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات دے دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم ''

(۲) ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ہمیں سنت پر عمل کا ثواب ملے گا جبکہ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمیں خوداعتمادی کی دولت نصیب ہوگی اور احساسِ کمتری ہمیں چھونے بھی نہ پائے گا جو کہ حافظے کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔

(۳) سرکارِ مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت کریں کہ اس کے نتیجے میں ثواب کے ساتھ بہتر یادداشت کا تحفہ بھی نصیب ہوگا جیسا کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو وہ چیز ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد آجائے گی۔'' (القول البدیع ص ۲۱۷، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۴) حافظے کو نقصان دینے والی چیزوں سے بچیں مثلاً گناہوں سے پرہیز کریں کہ مشہور ہے ''النسیان من العصیان یعنی عصیاں سے نسیاں ہوتا ہے۔''، اس کے علاوہ چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے دور رہیں کہ یہ حافظے کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔ بلغم کے علاج کے لئے موسم کی مناسبت سے روزانہ یا وقفے وقفے سے مٹھی بھر کشمش (سوغی) کھانا بے حد مفید ہے جیسا کہ قبلہ امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ''بلغم اور زکام کے علاج کے سلسلے میں جو فائدہ کشمش نے دیا کسی دواء نے بھی نہیں دیا۔'' (مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۵) اپنی صحت (Health) کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر

وقت پڑھتے رہنے کی بناء پر اتنے کمزور ہو جائیں کہ ادھر ذرا سی سرد ہوا چلی ادھر حضرت کو زکام اور بخار نے آن گھیرا،......اور نہ ہی اتنا وزن بڑھا لیں کہ نیند اور سستی سے دامن چھڑانا دشوار ہو جائے۔

(۶) حافظے کی مضبوطی کے لئے اپنے معالج کے مشورے سے دوائی کا استعمال بھی کریں اس کے لئے خمیرہ گاؤزبان کا استعمال بہت مفید ہے۔

(۷) ذہن کو آرام دینے کی غرض سے مناسب مقدار میں (مثلاً ۲۴ گھنٹوں میں ۶ سے ۸ گھنٹے) نیند ضرور لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے پہل تو پڑھائی کے جوش میں نیند کو فراموش کر بیٹھیں لیکن چند دنوں کے بعد تھکاوٹ کا احساس آپ کے دل ودماغ کو ایسا گھیرے کہ تھوڑی سی دیر پڑھنے کے بعد ذہن پر غنودگی چھانے لگے اور آپ نیند کی آغوش میں جا پڑیں۔ نیند کے بعد مکمل طور پر تازہ دم (Fresh) ہونے کے لئے حصولِ ثواب کی نیت سے باوضو سونے کی عادت بنائیں اور سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا (یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر) پڑھ لیں۔ اگر آرام کرنے کے بعد بھی پڑھائی کے دوران نیند کا غلبہ ہونے کی شکایت ہو تو روزانہ لیموں ملے ایک گلاس پانی میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لینا بے حد مفید ہے جیسا کہ شیخ طریقت امیرِ اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ''خلافِ معمول نیند کا آنا جگر کی کمزوری پر دال (دلالت کرتا) ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیموں والے پانی میں شہد کا ایک چمچ نہار منہ استعمال کریں۔'' (مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۸) اپنے اساتذہ اور پیر و مرشد کا احترام اپنی عادات میں شامل کرلیں اور ان کے فیوض و برکات حاصل کریں۔

(۹)فضول گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے زبان کا قفل مدینہ لگائیں(اس کی تفصیلی وضاحت کے لئے امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے رسالہ''قفلِ مدینہ'' کا مطالعہ فرمائیں)،اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ زبان جتنی کم استعمال ہوگی ذہن کی توانائی اتنی زیادہ محفوظ رہے گی اور یہ توانائی(Energy)سبق یاد کرنے کے وقت ہمارے کام آئے گی۔ان شاءاللہ عزوجل

(۱۰) نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آنکھ کا قفل مدینہ لگائیں۔ اس کا بھی یہی فائدہ ہوگا کہ ہمارے ذہن کی توانائی محفوظ رہے گی۔

(۱۱)غیرضروری اور گناہوں بھرے خیالات سے بچتے ہوئے ذہن کا قفل مدینہ لگائیں۔اس کا بھی وہی فائدہ ہوگا جو اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔

(۱۲) جو اسلامی بھائی شیخ طریقت،امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی سے بیعت یا طالب ہوں وہ یادداشت میں بہتری کے لئے ۴۱ دن تک روزانہ ۲۱ مرتبہ'' **یَاعَلِیْمُ** ''پانی پر پڑھ کر نہار منہ پئیں،ان شاءاللہ عزوجل حافظہ روشن ہوجائے گا۔(شجرۂ عطاریہ،ص۴۶،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مدنی مشورہ:

جو طلباء اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُنکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ وہ **شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں وہ امیرِاہلِ سنت مدظلہ العالی سے طالب ہوکر اپنے پیر صاحب کے فیض کے ساتھ ساتھ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کا فیض بھی حاصل کریں۔الحمدللہ عزوجل ! آپ مدظلہ العالی کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص

نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور وہ گناہوں سے تائب ہوکر صلوۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل) ضامن ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿۲﴾ سبق یاد کرنے کا طریقہ درست نہ ہونا:

سبق صحیح یاد نہ ہونے یا دیر سے یاد ہونے یا یاد ہو کر بھول جانے کی دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہمارا سبق یاد کرنے کا طریقہ درست نہ ہو۔ اس سبب کو دور کرنے کے لئے نیچے دیئے گئے طریقے کے مطابق سبق یاد کرنے کی کوشش کریں، ان شاء اللہ عزوجل چند ہی دنوں میں آپ کو بہتری (Improvement) کے آثار دکھائی دیں گے۔

سبق یاد کرنے کا بہتر طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی سبق کو اچھی طرح یاد رکھنے کے لئے پہلے اسے زبانی یاد کر لیجئے پھر اسے لکھ کر دہرا لیجئے کیونکہ اس کی ترغیب حدیث پاک میں وارد ہوئی ہے جیسا کہ کنز العمال میں ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حافظہ کی خرابی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے خط (یعنی لکھنے) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، ''اپنے دائیں ہاتھ سے مدد طلب کر۔'' (کنز العمال، کتاب العلم، ج۱۰، ص۱۰۷، رقم الحدیث: ۲۹۲۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

لکھ کر دہرا لینے کے بعد کسی دوسرے اسلامی بھائی کو زبانی سنا کر محفوظ ترین بنا لیجئے کہ ایک دوسرے کو سنا کر یاد کرنا صحابہ کرام علیھم الرضوان کی سنت بھی ہے جیسا کہ......

(۱) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتے تھے۔ پھر جب مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے جاتے تو ہم لوگ آپس میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلنے والے ارشادات کا) دَور کرتے۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ایک شخص کل حدیثیں بیان کرتا اور سب سنتے پھر دوسرا، اس کے بعد تیسرا حتی کہ سب باری باری سناتے۔ کبھی کبھی ساٹھ ساٹھ آدمی بھی مجلس میں ہوتے تھے۔ جب ہم وہاں سے اٹھتے تو حدیثیں ہمیں اس طرح یاد ہوتیں کہ گویا ہمارے دلوں میں بو دی گئی ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، ج۱،ص ۳۹۷، رقم الحدیث: ۷۳۴، مطبوعۃ دار الفکر بیروت)

(۲) حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان فرض نمازوں کے بعد مسجد نبوی میں بیٹھ کر قرآن وحدیث کا مذاکرہ کیا کرتے (یعنی ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے)۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، ج۱،ص ۲۸۵، رقم الحدیث: ۳۲۶، مطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت)

(۳) حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے ''احادیث ایک دوسرے سے بیان کرتے رہا کرو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو یہ چلی جائیں گی۔''

(المستدرك على الصحيحين، کتاب العلم، ج۱،ص ۲۸۶، رقم الحدیث: ۳۲۹، مطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت)

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس بات کی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ''حدیثیں ایک دوسرے سے سنتے اور سناتے رہا کرو، اسی طرح یہ باقی (یعنی یاد) رہ سکتی

ہیں۔"

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، ج۱،ص ۲۸۷، رقم الحدیث: ۳۳۰، مطبوعۃ دارالمعرفۃ بیروت)

سبق کو زبانی یاد کرنے کے لئے ہو سکے تو ایسے مقام کا انتخاب کریں جہاں آپ کامل یکسوئی کے ساتھ سبق یاد کر سکیں اور اگر ایسی جگہ میسر نہ آسکے تو ایسی جگہ بیٹھیں جہاں آپ کو کچھ نہ کچھ یکسوئی (Concentration) حاصل ہو جائے۔ اس کے لئے آنکھ کا قفلِ مدینہ لگانا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیجئے کہ نیک کام سے قبل بسم اللہ پڑھنا مستحب بھی ہے اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا، "کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللّٰہ فھو اقطع یعنی جو کام بسم اللہ سے شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔"

(کنزالعمال، کتاب الاذکار، ج۱،ص ۲۷۷، رقم الحدیث: ۲۴۸۷، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پھر حمدِ باری تعالیٰ کی نیت سے الحمد للہ رب العالمین کہہ لیں کہ ذکر اللہ کا ثواب بھی ملے گا اور حدیثِ پاک میں ہے، "کل امر ذی بال لم یبدأ بحمد اللّٰہ فھو اقطع یعنی جو کام اللہ عزوجل کی حمد سے شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔"

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، ج۳،ص ۱۰۷، رقم الحدیث: ۶۴۵۹، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس کے بعد دل ہی میں سہی اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیجئے کہ "یا اللہ عزوجل! میں تیرے دین کو سیکھنے کے لئے اس سبق کو یاد کرنا چاہتا ہوں، میری مدد فرما اور میرے حافظے کو قوی فرما دے۔"

اب جس سبق کو یاد کرنا مقصود ہو، اسے پوری توجہ سے اول تا آخر پڑھ لیں اور اس میں بیان کردہ مفہوم کو بھی سمجھ لیجئے۔ اگر عربی کتاب سے یاد کر رہے ہوں تو پہلے عبارت پڑھ کر ترجمہ کریں پھر اس کے مفہوم کو بھی سمجھ لیجئے۔ اب اگر سبق طویل ہو تو اسے

دو یا تین حصوں (Parts) میں تقسیم کرلیجئے اور ہر حصے کے اہم الفاظ کو نشان زد (Highlight) کرلیں۔ پھر پہلے حصے کو چند مرتبہ (مثلاً ۴ یا ۵ مرتبہ) درمیانی آواز کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ آپ کے آس پاس بیٹھنے والے اسلامی بھائی تشویش میں مبتلاء نہ ہوں۔ آواز کے ساتھ پڑھنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ یاد کرنے میں ہمارے تین حواس یعنی آنکھ، زبان اور کان استعمال ہوں گے اور جو بات تین حواس کے ذریعے دماغ تک پہنچے گی ان شاء اللہ عزوجل جلد یاد ہوگی۔ اس کے بعد سبق کے مذکورہ حصے پر ہاتھ یا کوئی کاغذ وغیرہ رکھ کر نگاہیں جھکا کر یا آنکھیں بند کر کے اسے زبانی دہرانے کی کوشش کریں، نگاہیں جھکانے یا آنکھیں بند کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ سبق کے الفاظ کا نقشہ ہمارے ذہن میں بیٹھ جائے گا کہ پہلی سطر میں کون سے الفاظ تھے اور دوسری میں کون سے؟ علی ھذا القیاس۔ اس دوران اگر کوئی لفظ بھول جائے تو ہاتھ اٹھا کر صرف اسی لفظ کو دیکھ کر دوبارہ ہاتھ رکھ دیجئے۔ اپنی اس مشق (Exercise) کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ بغیر دیکھے اس حصے یا پیراگراف کو دہرانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ پہلے حصے کو یاد کرنے کے بعد دوسرے حصے کی طرف بڑھ جائیں پھر اسے بھی اسی طرح یاد کریں پھر تیسرے حصے کو یاد کریں۔ جب سبق کے تمام حصوں کو الگ الگ یاد کرچکیں تو مکمل سبق کو اتنی مرتبہ زبانی دہرائیں کہ زبان میں روانی آجائے۔

زبانی یاد کرچکنے کے بعد اگر وقت میں وسعت ہو تو اس سبق کو لکھ کر بھی دہرالیں۔ اس کے بعد اسے ضرور بالضرور کسی اسلامی بھائی کو سنا کر پختہ کرلیں۔

چند اہم باتیں:

(۱) سبق کو بغیر سمجھے رٹنے کی کوشش نہ کریں کہ بغیر سمجھے رٹا ہوا سبق جلد بھول جاتا

ہے۔(یاد رہے!علمِ صرف کی گردانوں کا معاملہ اس کے علاوہ ہے۔)

(۲) دیئے گئے طریقے کے مطابق سکون کے ساتھ سبق یاد کریں،جلد بازی مت کریں کہ سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۳) یاد کرنے میں ترتیب یوں رکھئے کہ پہلے آسان سبق یاد کریں پھر مشکل پھر اس سے مشکل۔علیٰ ھذا القیاس

(۴) اس دوران کسی سے گفتگو نہ فرمائیں۔

(۵) نگاہ کو آزاد نہ چھوڑیں کہ سبق یاد کرنے میں خلل پڑے گا۔

(۶) اگر نفس سبق یاد کرنے میں سستی دلائے تو اسے سزا دیجئے مثلاً کھڑے ہوکر سبق یاد کرنا شروع کردیں یا پھر جب تک سبق یاد نہ ہوجائے اس وقت تک کھانا نہ کھائیں یا پانی نہ پئیں۔

(۷) ذہن کو ادھر ادھر نہ بھٹکنے دیں کہ کبھی تو (اپنے یا ماموں وغیرہ کے) گھر پہنچے ہوئے ہوں اور کبھی جامعہ کے مطبخ (Kitchen) میں ، بلکہ انہماک کے ساتھ سبق یاد کریں۔اس سلسلے میں اکابرین کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر شوق اور انہماک سے مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔

﴿1﴾ ایک دن کسی علمی مجلس میں امام مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمۃ سے کسی حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کردی۔قریب ہی کھجوروں کا ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔آپ حدیث کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے۔دورانِ مطالعہ امام مسلم علیہ الرحمۃ کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی جانب آپ کی توجہ نہ ہوسکی اور حدیث ملنے

تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہوگیا۔ غیر ارادی طور پر اتنی زیادہ کھجوریں کھا لینے کی بناء پر آپ بیمار ہوگئے اور اسی مرض میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

﴿تذکرۃ المحدثین ص ۲۲۶ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور﴾

﴿2﴾ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے ہونہار شاگرد امام محمد علیہ الرحمۃ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کرتے، ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ (تذکرۃ المحدثین، ص ۱۴۳ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

﴿3﴾ مشہور محدث امام محمد بن مسلم ابن شہاب زہری علیہ الرحمۃ کے شوقِ مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ کتابوں کے انبار میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے میں اس طرح مصروف ہوجاتے کہ آس پاس کی خبر نہ رہتی۔ ان کی زوجہ محترمہ ہر رات تیار ہوکر ان کے انتظار میں بیٹھ رہتیں کہ میری طرف متوجہ ہوں گے لیکن آپ بدستور مطالعہ میں منہمک رہتے۔ آخر ایک دن وہ بگڑ کر کہنے لگیں، ''خدا کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر 3 سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔ (روحانی حکایات، ص ۱۳۱ مطبوعہ ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی)

﴿4﴾ حضرت سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتب بینی کا حال بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، ''مطالعہ کرنا میرا شب وروز کا مشغلہ تھا۔ بچپن ہی سے میرا یہ حال تھا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ کھیل کود کیا ہے؟ آرام وآسائش کے کیا معانی ہیں؟ سیر کیا ہوتی ہے؟ بارہا ایسا ہوا کہ مطالعہ کرتے کرتے آدھی رات ہوگئی تو والدِ محترم سمجھاتے، ''بابا! کیا کرتے ہو؟'' یہ سنتے ہی میں فوراً لیٹ جاتا اور جواب دیتا، ''سونے لگا ہوں۔'' پھر جب کچھ دیر گزر جاتی تو اٹھ بیٹھتا اور پھر سے مطالعے میں مصروف ہوجاتا۔ بسا اوقات یوں بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ سر کے بال اور عمامہ وغیرہ چراغ سے

چھو کر جھلس جاتے لیکن مطالعہ میں مگن ہونے کی وجہ سے پتہ نہ چلتا۔''

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، مقدمہ، ص۷۲، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

﴿5﴾ امام اہل سنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ استاذ سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خود مطالعہ کرتے اور یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۷۰، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اسی طرح دو جلدوں پر مشتمل عقود الدریہ جیسی ضخیم کتاب فقط ایک رات میں مطالعہ فرمالی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۲۱۳)

﴿6﴾ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ جب آپ منظر الاسلام بریلی شریف میں زیر تعلیم تھے تو ساتھی طلباء کے سو جانے کے بعد بھی محلّہ سوداگران میں لگی لالٹین کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص۲۰۱، مطبوعہ مکتبۂ اعلیٰ حضرت لاہور)

﴿7﴾ بانئ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اس قدر منہمک ہو کر مطالعہ فرماتے ہیں کہ بارہا ایسا ہوا کہ کتاب گھر کے اسلامی بھائیوں میں سے کوئی اسلامی بھائی کسی مسئلے کے حل کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مطالعے میں مصروف ہونے کی بناء پر آپ کو اس کی آمد کی خبر نہ ہوئی اور کچھ دیر بعد اتفاقاً نگاہ اٹھائی تو اس اسلامی بھائی نے اپنا مسئلہ عرض

کیا۔آپ نہ صرف خود مطالعے کا شوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین ومتوسلین ومحبین کو بھی دینی کتب بالخصوص فتاوی رضویہ، بہارشریعت،تمہیدالایمان،منہاج العابدین اورنصابِ شریعت کے مطالعہ کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

کتنی مرتبہ دھرائی کریں ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس سوال کے جواب کا انحصار اس بات پر ہے کہ امتحانات میں کتنا عرصہ باقی ہے۔لہذا!اگر وقت میں وسعت ہوتو امتحانات سے قبل کم ازکم دومرتبہ تمام اسباق کی دہرائی کرلیں۔دہرائی کر چکنے کے بعد کوشش کر کے سابقہ امتحانی پرچہ جات کوحل کرنا بے حد مفید ہے۔

امتحان دینے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب امتحانات کا آغاز ہونے والا ہوتو درجِ ذیل گزارشات پرعمل کرنے کی کوشش کریں،......

(1) کسی بھی مضمون کے پرچہ (Paper) سے ایک دن قبل اس کی اجمالی طور پر دہرائی کرلیں۔

(2) جس تاریخ کو پرچہ ہو،اس میں ساری رات جاگنے سے گریز کریں۔ کیونکہ ساری رات جاگنے کی صورت میں صبح پرچہ دیتے وقت تھکن کا احساس غالب رہے گا اور ذہن پرغنودگی چھائی رہے گی جس کی وجہ سے ساری محنت پر پانی پھرسکتا ہے۔

(3) جب امتحان دینے کے لئے جائیں تو غسل یا کم از کم وضو کر کے جائیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ذہن بھی فریش رہے گا۔

(4) جانے سے پہلے ہلکا پھلکا ناشتہ ضرور کرلیں۔ خالی پیٹ امتحان دینے جائیں گے تو پرچہ دیتے وقت توانائی صرف ہوگی جس کے نتیجے میں آپ کو نقاہت (Weakness) کا احساس ہوگا اور ذہن بھی ٹھیک طرح سے کام نہ کرسکے گا۔

(5) امتحانی مرکز (Examination Centre) کے لئے روانہ ہونے سے پہلے وہ اشیاء ضرور لے لیں جن کی دورانِ امتحان ضرورت پڑتی ہے مثلاً قلم، مارکر، روشنائی، اریزر (eraser)، اسکیل، رولنمبر سلپ وغیرہ۔

(6) پہلے دن امتحانی مرکز میں ذرا جلدی چلے جائیں تاکہ کسی قسم کی پیچیدگی سے بچا جاسکے۔

(7) امتحانی مرکز پہنچنے کے بعد اپنے بیٹھنے کی جگہ معلوم کرلیں۔

(8) پرچہ شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے ذہن کو آرام دینے کے لئے کتاب وغیرہ کا مطالعہ ترک کردیں۔

(9) غیر ضروری گفتگو میں مشغول ہونے کی بجائے درود پاک پڑھتے رہیں۔

(10) ذہن پر کسی قسم کی ٹینشن (Tension) نہ لیں کہ نہ جانے کیا ہوگا؟ میں کچھ لکھ بھی پاؤں گا یا نہیں؟ میں تو کوئی خاص تیاری بھی نہیں کرسکا وغیرہ، بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پُرسکون رہیں۔ ہوسکے تو ساتھ میں کوئی چبانے والی چیز مثلاً الائچی وغیرہ ضرور لے لیں۔ پرچہ دینے کے دوران یا اس سے پہلے ذہنی دباؤ (Agitation) محسوس ہو تو الائچی منہ میں ڈال لیں، ان شاءاللہ عزوجل ذہنی دباؤ میں کمی واقع ہونا شروع

ہوجائے گی۔

(11) پرچہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل استنجاء ووضو سے فراغت حاصل کر لیں کیونکہ اگر دورانِ امتحان استنجاء خانے جانے کی حاجت پیش آئی تو شاید ممتحن (Examiner) کی طرف سے جانے کی اجازت نہ ملے اور اگر اجازت مل بھی گئی تو وقت کا ضیاع ہوگا۔

(12) اگر شدید گرمی کا موسم ہو یا آپ کو عادتاً پیاس زیادہ لگتی ہو تو امتحان شروع ہونے سے قبل مناسب مقدار میں پانی بھی پی لیں، یا کسی بوتل میں ساتھ لے لیں۔

(13) پرچہ شروع ہونے سے پہلے بالخصوص پہلے دن ممتحن کی ہدایات کو غور سے سنیں۔

(14) جب جوابی کاپی اور سوالیہ پرچہ (answer sheet and question paper) تقسیم کیا جارہا ہو تو ادب اور شائستگی کے ساتھ وصول کریں کیونکہ امتحانات میں اکثر اساتذہ کرام کو ہی نگرانی پر معمور کیا جاتا ہے۔

(15) عموماً امتحان میں پہلے جوابی کاپی دی جاتی ہے پھر کچھ دیر بعد سوالیہ پرچہ دیا جاتا ہے لہذا! جوابی کاپی ملنے پر اس پر اپنا رول نمبر (Roll No) لکھ لیں اور سائیڈ پر حاشیے وغیرہ لگالیں۔

(16) جب آپ کو سوالیہ پرچہ دیا جائے تو اسے کامل توجہ کے ساتھ مکمل طور پر پڑھیں۔ اس کے آغاز میں دی گئی ہدایات کا بھی بغور مطالعہ فرمائیں۔

(17) سوالات کی درجہ بندی فرمالیں کہ کس سوال کا جواب آپ کو بہترین یاد ہے؟ کون سے سوال کا جواب قدرِ کفایت یاد ہے؟ اور کون سے سوال کا جواب اچھی

طرح یاد نہیں؟

(18) اب اگر سوالات میں گنجائش دی گئی ہو تو وہ سوال حل نہ فرمائیں جس کا جواب اچھی طرح یاد نہ ہو۔

(19) سوالات کے حل کے لئے وقت تقسیم فرمالیں مثلاً پانچ سوالات کے جوابات لکھنے کا مطالبہ کیا گیا ہو اور مقررہ وقت تین گھنٹے ہو تو ایک سوال کے لئے اوسطاً ۳۰ منٹ مقرر کرلیں اور بچ رہنے والا وقت اپنے جوابات پر نظر ثانی کے لئے صرف کریں۔ اس تقسیم کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ مقرر کردہ وقت میں سوالات کے مکمل جوابات دینے میں کامیاب ہوجائیں گے، ان شاءاللہ عزوجل۔ بصورت دیگر آپ کو شدید دشواری کا سامنا ہوسکتا ہے۔

(20) پرچہ آسان ہو یا مشکل یکساں توجہ سے حل کریں۔ بعض اسلامی بھائی آسان سوالات پوچھے جانے پر جلد بازی کا شکار ہوجاتے ہیں اور غلط جوابات بھی لکھ ڈالتے ہیں۔

(21) سوالات کے جوابات دینے میں ترتیب یوں رکھئے کہ سب سے پہلے آسان سوال پھر اس سے مشکل اس کے بعد جو اس سے مشکل ہو، علی ھذا القیاس۔ کیونکہ اگر آپ ابتداء مشکل سوال کا جواب لکھنے میں مشغول ہوگئے تو ہوسکتا ہے کہ اس میں زیادہ وقت صرف ہونے کی وجہ سے آسان سوالات لکھنے سے رہ جائیں۔ اپنے ذہن میں طے کی گئی جوابات دینے کی ترتیب کے مطابق سوالات پر بھی نشانات لگا لیں۔ مثلاً آپ کو چوتھے سوال کا جواب پہلے لکھنا ہے تو اس پر 1 لکھ لیں، اور دوسرے نمبر پر پہلا سوال حل کرنا ہے تو اس پر 2 لکھ لیں، علی ھذا القیاس۔

(22) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے لکھنے کا آغاز فرمادیں۔

(23) لکھنے کے دوران اپنے اردگرد تشریف فرما ہونے والے اسلامی بھائیوں سے نہ تو کسی قسم کی گفتگو کریں اور نہ ہی کسی شے کا لین دین کریں کہ ایسا کرنے کی صورت میں آپ ممتحن کی نگاہ میں مشکوک قرار پائیں گے اور وقت الگ سے ضائع ہوگا۔

(24) جوابی کاپی میں سوالیہ عبارت لکھنے کی بجائے سوال کا نمبر دے کر جواب لکھنے کا آغاز فرمادیں۔ اگر کوئی سوال ایسا ہو جسے جوابی کاپی پر نقل کرنا ضروری ہو تو حرج نہیں۔

(25) لکھے گئے جوابات کے الفاظ نہ تو اتنے تنگ تنگ ہوں کہ مفتش (Checker) کو پڑھنے میں دقت پیش آئے اور نہ ہی اتنے بڑے کہ نامناسب دکھائی دیں۔

(26) جتنا ممکن ہو سکے عنوانات قائم کر کے جوابات لکھیں کہ اس سے مفتش پر اچھا اثر مترتب ہوتا ہے۔ مثلاً

نواقضِ وضو: درجِ ذیل صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے،......الخ

(27) جو سوالات دو یا اس سے زائد اجزاء (Parts) پر مشتمل ہوں ان کے تمام اجزاء کے جوابات یکے بعد دیگرے ایک ساتھ ہی لکھیں، ایسا نہ ہو کہ سوال نمبر ۲ کا پہلا جز حل کرنے کے بعد دوسرا جز چند دوسرے سوالات کے بعد لکھ دیا جائے۔

(28) سوال میں جو بات پوچھی گئی ہو اسی کا جواب لکھیں اور غیر ضروری تفصیل سے پرہیز کریں کہ وقت کی تنگی کا سامنا ہو سکتا ہے۔

(29) ہر سوال کا جواب لکھتے وقت وقفے وقفے سے گھڑی بھی دیکھتے رہیں تا کہ اس سوال کو طے کردہ وقت ہی میں مکمل کیا جا سکے۔ اگر کسی سوال پر زیادہ وقت صرف ہو جائے تو بقیہ سوالات کے وقت میں مناسب ردو بدل (Adjustment) کر لیں۔

(30) اگر کوئی بات بھول جائے تو درودِ پاک پڑھ لیں جیسا کہ حدیث میں ہے، ''جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو ان شاءاللہ وہ چیز تمہیں یاد آجائے گی۔''

(القول البدیع ص ۲۱۷، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اگر باوجود کوشش کے وہ بات یاد نہ آئے تو اندازے سے جگہ خالی چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں اور اپنا وقت بچائیں پھر اگر وہ بات یاد آجائے تو لکھ لیجئے۔

(31) آپ کو جس قدر سوالات کے جوابات آتے ہوں، لکھ دیجئے اور اسی پر قناعت کریں ہرگز ہرگز نقل لگانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ علمائے کرام نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔

(32) جب آپ تمام سوالات کے جوابات لکھ چکیں تو کم از کم ایک مرتبہ انہیں غور سے پڑھ لیجئے اور جہاں غلطی نظر آئے درست کر لیجئے اور جہاں کہیں جواب ادھورا ہو اسے مکمل کر لیجئے۔

(33) پرچہ جمع کرانے میں جلد بازی مت کریں بلکہ جب آپ حقیقۃً مطمئن ہو جائیں تو جمع کروا دیجئے۔

(34) اس کے بعد مناسب آرام لینے کے بعد اگلے پرچے کی تیاری شروع کر دیں۔

نمایاں پوزیشن کیسے لی جائے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس سلسلے میں سب سے پہلے اپنے دل پر غور کرلیا جائے کہ کہیں آپ اس لئے تو پوزیشن (Position) نہیں لینا چاہتے کہ اپنے مدمقابل طالب علم کو نیچا دکھاسکیں یا سب پر اپنی برتری ظاہر کرسکیں یا آپ کو شہرت حاصل ہوجائے ؟ اگر خدانخواستہ جواب ہاں میں ملے تو محنت ترک کرنے کی بجائے فوراً اپنی نیت کو درست کرلیں مثلاً رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یوں نیت کریں کہ ''میرے استاذ محترم یا والدین یا پیرومرشد کا دل خوش ہوجائے گا اور وہ مجھے دعائیں دیں گے،'' کیونکہ اُخروی فائدے کے حصول کے لئے مذکورہ ہستیوں کا دل خوش کرنے کے لئے کوئی کام کرنا اخلاص کے منافی نہیں جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے، ''جس نے میرے بعد کسی مسلمان کا دل خوش کیا اس نے مجھے میری قبرِ انور میں خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اللہ تعالٰی اسے قیامت کے دن خوشی عطا فرمائے گا'' واللہ اعلم بالصواب

(کنز العمال، کتاب الزکوۃ، ج ٦ ص ١٨٤، رقم الحدیث: ١٦٤٠٩ مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء اسلامی بھائیوں کو چاہئے تمام پرچوں پر یکساں توجہ دیں کہ ہر مضمون میں اچھے نمبر لے کر ہی وہ اس دوڑ میں شامل ہوسکتے ہیں ۔ اگر کوئی پرچہ کمزور رہ جائے تو ہمت نہ ہاریں کہ عین ممکن ہے کہ آپ کے مدمقابل کا بھی کوئی پرچہ کمزور رہ گیا ہو اور آپ ابھی تک اس دوڑ سے خارج نہ ہوئے ہوں ۔

پڑھائی میں برکت کا مدنی نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جو طلباء اسلامی بھائی اپنی پڑھائی میں برکت کے خواہش مند ہوں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے علاقے میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیں اور اس سلسلے میں بڑھ چڑھ کر بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیں مثلاً ابوابِ فیضان سنت کا درس دینا، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرنا، مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنا یا پڑھانا، مدنی قافلوں میں سفر کرنا، اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا وغیرہ۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ امتحانات میں نمایاں کارگردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں اکثریت ان طلباء کی ہوتی ہے جو اسلامی بھائی اپنے جامعہ کے علاقے میں بڑھ چڑھ کر مدنی کام کرتے ہیں۔

مدنی گزارش

طلباء اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے ہمیں اپنے شب و روز شریعت کے مطابق گزارنے کے لئے ۹۲ مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں۔ ہمیں چاہئیے کہ ان انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکر مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے رسالہ پر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع

کروانے کا معمول بنالیں ۔ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں ، آپ بھی راہِ خدا میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے ۔اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو ان مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا ، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی ، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی ، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے ، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہو جائے گا ، یہ تلاوت قرآن ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کی عادی بن جائے گی ، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا ۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیں ۔

الحمدللہ رب العٰلمین

تمت بالخیر